جلد ۲۱ رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳ نمبر ۸

چھپا دست ہمت میں روز قضا ہے
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے۔

# الحکم

ہفت وار اخبار

عام قیمت سالانہ
صرف پانچ روپیہ

مربیان الحکم سے بیس روپیہ
(عنہ)

قیمت پیشگی

اڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی
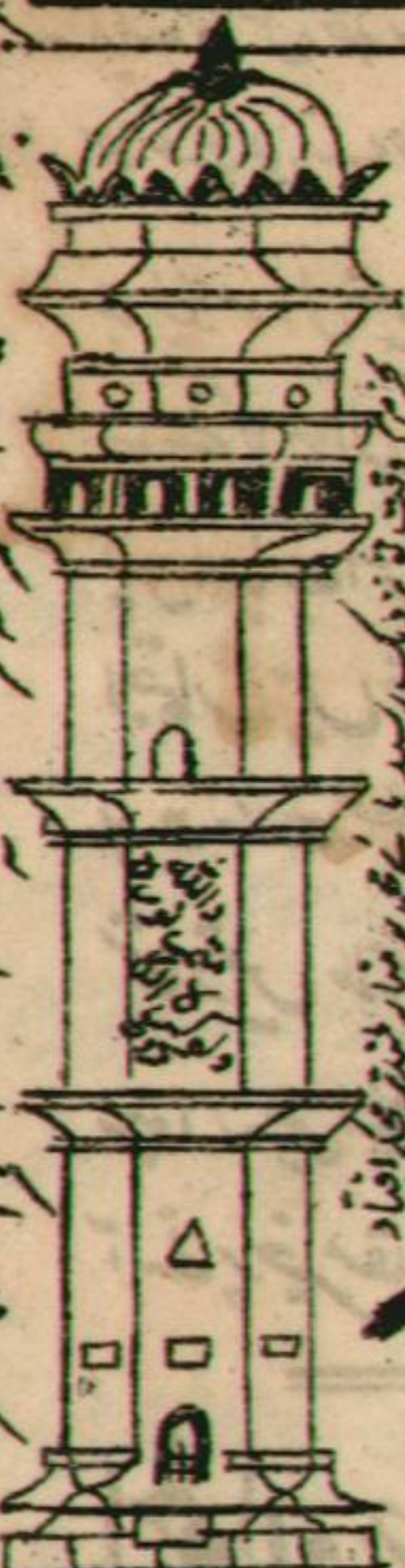
جلد ۲۲ قادیان دار الامان مورخہ ۲۸ فروری سنہ ۱۹۱۹ء نمبر (۸)


Digitized by Khilafat Library

## ضروری اطلاعیں

مجھکو ۱۳۔ جنوری سنہ ۱۹۱۹ء سے سلسلہ کے بعض ضروری کاموں کیوجہ سے مختلف سفر پیش آئے اور عموماً الحکم میری غیر حاضری میں شائع ہوا۔ میں الحکم کے لیے وہ توجہ نہیں کر سکا جس کا میں آغاز سال کیساتھ خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے ارادہ کرتا تھا احباب دعا فرماویں کہ پوری یکسوئی اور فرصت حاصل ہونے کیساتھ توفیق رفیق حال ہو۔

۷ مارچ ۱۹۱۹ء کا الحکم شائع نہ ہوگا بلکہ ۷ - اور ۱۴ ایک ہی نمبر میں ۱۶ یا ۲۴ صفحوں پر جیسی ضرورت اور صورت ہو شائع کیا جاویگا (انشاء اللہ العزیز) اور جلسہ کے ایام میں شائع ہو جاویگا کسی صاحب کا اخبار امانت نہیں رکھا جاویگا جبتک وہ اطلاع نہ دیں بلکہ حسب معمول روانہ کر دیا جاویگا یہ نمبر ایک خاص ہوگا اور اسکا نام خلافت ثانیہ نمبر ہوگا وباللہ التوفیق چونکہ ۱۴ مارچ کا دن یوم الخلافت ہے اسلیے اسکی یاد تازہ رکھنے کیلیے اس میں تمام مضامین اس موضوع پر کسی نہ کسی رنگ میں ہونگے اور اس کے بعد ایک خاص نمبر شائع ہوگا جس کا نام

## پیغام امین

ہوگا - وباللہ توفیق - اس نمبر میں حضرت خلیفۃ المسیح کی وہ معرکۃ الآرا تقریر شائع کی جائے گی جو آپ نے ۲۳ فروری سنہ ۱۹۱۹ء کو لاہور کے بریڈلا ہال میں **اسلام اور تعلقات بین الاقوام** کے ضروری اور اہم مضمون پر فرمائی - یہ مسائل حاضرہ میں سے ایک اہم مسئلہ ہے - احباب اگر زاید کاپیاں بغرض تقسیم خرید کرنا چاہیں وہ پہلے سے اطلاع دیں +

سالانہ جلسہ کے متعلق جن مسلسل مضامین کا ارادہ کیا گیا اسکو ترک کرنا پڑا اسلیے کہ جلسہ ایسٹر کی تعطیلات کے بجائے ہولی کی تعطیلات میں ایک مہینا پہلے مقرر ہو گیا اور اب الحکم کا گویا یہ آخری نمبر ہے جو جلسہ سے پہلے شائع ہوتا ہے اگلا نمبر ایام جلسہ میں شائع ہوگا +
جلسہ کی شمولیت کے لیے مجھکو کسی خاص تحریک کی

اطلاع ۲۳ فروری ۱۹۱۹ء کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا جو کامیاب و شاندار لیکچر لاہور میں ہوا اسکی

ضرورت نہیں قادیان کا سالانہ جلسہ اپنے نام کے اندر ہی ایک خاص جذب رکھتا ہے۔ اس جلسہ کے پاک اغراض سے جماعت پورے طور سے واقف ہو چکی ہے۔ جلسہ کو کامیاب بنانیکا سوال نہیں بلکہ اپنی زندگی کو مفید اور کامیاب بنانے کا سوال ہے اور یہی اہم غرض اس جلسہ کے قیام کی ہے پس احباب اس مقصد کو لیکر آئیں اور بکثرت شریک ہوں اجتماع میں خدا تعالیٰ نے خاص برکات رکھی ہیں اور بہت سے فضل اجتماع پر موقوف ہیں۔ اس لیے تمہاری تجارتیں ملازمتیں اور دوسرے کاروبار اس راہ میں روک نہ ہوں۔ میں اپنے تمام احباب کو اس تحریک کے ساتھ ہی قادیان آنے پر خیر مقدم کہتا ہوں۔

Digitized by Khilafat Library

## اخوان طریقت سے راز و نیاز

الحکم کے متعلق میں کوئی تحریک باقاعدہ ابتک نہیں کر سکا اور اسکی وجہ میری عام مصروفیت ہے الحکم کو زندہ رکھنے اور مفید اور کار آمد زندگی پیدا کرنے کے لیے جماعت کے کچھ خاص فرائض ہیں اور الحکم اپنے معاونین پر ہمیشہ نازاں رہا ہے کہ انھوں نے اس کے ساتھ ہمیشہ اسکی کمزوریوں کو دیکھتے ہوئے بھی حوصلہ افزائی کا سلوک کیا ہے۔ میں اس وقت صرف اتنا کہوں گا کہ

الحکم ایک قومی امانت ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے اپنا بازو قرار دیا اور خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے الحکم کو ایک نشان بنا دیا (مقدمات مسیح موعود میں ایک پیشگوئی کے ذریعہ جو انجام مقدمات کی متعلق ہے) حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے عصر خلافت میں الحکم نے جس جانبازی سے جماعت کو اس پھوڑے کی طرف توجہ دلائی جو اندر ہی اندر پک رہا تھا اور بالآخر حضرۃ خلیفہ اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے انتقال پر ناسور بنکر نکلا وہ ایک کھلی ہوئی صداقت ہے حضرۃ خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ الحکم کی اہمیت اور ضرورت کو جس حد تک محسوس کرتے تھے اسکا اندازہ اس اپیل سے ہو سکتا ہے۔ (جو آپکی آخری اپیل ہے) اور مسجد نور میں ہزاروں احباب کے سامنے فرمائی

**جماعت ابھی تک اُسکے پورا کرنیکے لیے جوابدہ ہے**

پھر اپنی زندگی کے آخری ایام میں اس امانت کا بار گراں جماعت کے آنیوالے امام کے کندھوں پر رکھدیا۔ اور الحکم کو اُسکے سپرد کر دیا۔ چنانچہ اپنی خلافت کے ایام ابتدا و ابتلا میں باوجود مہمات خلافت کے الحکم کے انتظام کو اپنے ہاتھ میں رکھا اور میرے ضرورتاً مرکز سے باہر جانے پر اسکا انتظام ایک کمیٹی کے سپرد کیا جو اپنی کم ہمتی کیوجہ سے اسے نہ چلا سکی۔ اس کے بعد پھر الحکم پر ایک اور ابتلا آیا اور وہ بند رہا۔ لیکن اب وہ پھر سال گذشتہ سے جاری ہے ان حالات میں جماعت کا جو فرض ہے وہ نمایاں ہے۔ الحکم کو جن خدمات کا موقع اور سعادت خدا کے فضل سے نصیب ہوئی ہے وہ میرے لیے ہمیشہ ایک شکر گزاری کا ذریعہ ہے۔ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات۔ مکتوبات۔ الہامات آپکی تائیدی نشانات کو اس زمانہ اور آئندہ نسلوں تک پہنچانیکا جو بہترین ذریعہ رہا ہے شکر گزار قوم اور خدا پرست جماعت دین کو دنیا پر مقدم کرنیوالے افراد اسکے بقا اور استقلال کے لیے جو کچھ بھی کریں تھوڑا ہے۔ میں ان سے جو دل رکھتے ہیں اور دلوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت میں ڈوبی ہوئی سپرٹ رکھتے ہیں۔ صرف یہ کہتا ہوں کہ وہ

## حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد سعادت کی اس یادگار کو زندہ رکھیں

جس طرح بھی ممکن ہو اسکے مستقبل کے لیے مجھے ساٹھ ایسے بزرگوں کی ضرورت ہے جو بیس روپیہ سالانہ دیں اور ایکسو بیس جو دس روپیہ سالانہ دیں اس تعداد کو پورا کرو اور اس ششماہی کے اندر کم از کم ایک ہزار جدید خریدار کی ضرورت ہے۔ تاکہ الحکم اپنی شان اور آن کے ساتھ شائع ہو سکے وباللہ التوفیق +

# شذرات

## قومی درسگاہوں کا انتظام کن ہاتھوں میں ہونا چاہیے

نواب حاجی محمد اسمٰعیل خانصاحب کی یہ رائے نہایت ہی قدر کے لائق ہے کہ طلباء کی تعلیم اور تربیت ایسے بزرگ اشخاص کے ہاتھ میں ہونی چاہیے۔ جو مذہب کی پوری عزت اور وقعت عملاً کرتے ہوں تاکہ بچوں میں بھی مذہب کا دلی جذبہ پیدا ہو اور مذہب کا وقار راسخ ہو مذہب کی نسبت یہ خیال غلط ہے کہ وہ فقط عاقبت یعنی بعد از مرگ کام آتا ہے بلکہ مذہب وہ شے ہے جو سوائے عاقبت کے دنیا میں بھی سوسائٹی بناتا ہے۔ سوسائٹی میں جلا اور سوسائٹی میں طاقت پیدا کرتا ہے اور سوسائٹی کو مقتدر کرتا ہے علی الخصوص ایسے زمانہ میں جس میں ہم چل رہے ہیں مذہب کی عزت اور پابندی کے خیال کو جسقدر بھی ممکن ہو وسعت دینا اور زندہ کرنا چاہیے تاکہ مسلمان ایک زندہ اور باوقار قوم ہوکر زندہ رہ سکیں ؛

## حیات اسلامی کا راز جوش عمل میں مخفی ہے

مسلمانوں کے جذبات اور حسیات میں آج ایک موج پیدا ہو رہی ہے۔ اور اس سے فائدہ اُٹھانا ایک دانشمند اور اولوالعزم قوم کا کام ہے۔ ہمکو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے اور جس عہد پر ہمنے بیعت کی ہے اسکی حقیقت بھی جوش عمل میں مخفی ہے۔ اسوقت مسلمانوں کو مذہب کی عملی زندگی کیطرف توجہ دلانے میں اگر ہم کامیاب ہوجائیں تو یاد رکھو عہد اول کو پھر لانے کیلیے ہم راستہ صاف کریں گے۔ اس لیے اسلامی معاصرین مسلمانوں میں عملی قوۃ پیدا کرنے کی تحریک کریں اگر ان کے اخلاق انکا تمدن انکی معاشرۃ درست ہوجاوے اور مذہب کی حکومت میں وہ صحیح طور پر وفادار اور مسلم ہوجائیں تو وہ دنیا کی تمام مرادات کو بآسانی حاصل کر سکتے ہیں مگر غور سے دیکھ لو کہ یہ روح اور قوۃ آج کون پیدا کرنا چاہتا ہے اسلامی ہند میں جو لہریں اُٹھ رہی ہیں وہ مذہبی حیثیت نہیں رکھتی ہیں بلکہ ان میں قومی رنگ ہے۔ ہرچند یہ مفید ہے مگر یاد رکھو مذہب کی عملی روح کے بغیر قومیت ایک ڈھانچہ ہے ایسی روح کو پیدا کرو۔

## بشپ لیفرائے کا آخری کارنامہ

مومن کے طریق عمل میں ہر عمدہ بات کا لے لینا ہے اور ہر عمدہ بات کا خواہ وہ کسی میں پائی جاوے اعتراف ضروری ہے بشپ لیفرائے نے مرتے وقت اپنی کل جائداد کو جو ایک لاکھ سے کچھ زیادہ ہے اپنی مذہبی انسٹیٹیوشنوں (یتیم خانوں۔ مدرسوں۔ گرجوں وغیرہ) کی امداد کیلیے وقف کردیا ہے جو نہایت قابل قدر ہے۔ اگر ہمارے مشائخ اور علما بھی اس سے عملی فائدہ اُٹھائیں تو مسلمانوں کے بہت سے کام درست ہوسکتے ہیں۔ اسوقت تبلیغ و اشاعت اسلام کے لیے ہمیں بہت جدوجہد کیضرورت ہے اور یہ دن اسلام کی اشاعت کے لیے موسم بہار کے دن ہیں ضرورت ہے کہ مختلف ممالک میں ہمارے لوگ نکل چلیں اور اسلامی ھدایات کی عالمگیری اور صداقت کا عملی ثبوت پیش کرکے دنیا کے آفاق پر اسلامی جھنڈا آویزاں کردیں۔

## پارسی قوم میں تبلیغ کیلیے ایک موقعہ

پارسی قوم میں اپنی لڑکیوں کی بعض اوقات غیر قوموں سے شادی کر لینے کے واقعات نے ایک تحریک پیدا کی ہے وہ اس نقصان کی تلافی کے لیے کچھ سخت قیود اپنی قوم کی لڑکیوں کے لیے لگا رہے ہیں۔ ان کی غرض اسقدر ہے کہ آئندہ ایسے واقعات کا انسداد ہو۔ پارسی قوم میں پردہ نہ ہونے کے عمل نے ایسے حالات پیدا کر دیئے ہیں۔ چونکہ وہ تھے دوبارہ ہجرا رہیں انھیں خطرناک مشکلات کا اندیشہ ہے۔ اس لیے وہ اس تدبیر سے کام لینا چاہتے ہیں

# انجمن اقوام اور اسلام

محاربہ عظیم کی ایجادات اور نتائج میں سے انجمن اقوام کا وجود بھی ہے اور یہ مجسمہ نہایت خوبصورت اور فوق البھڑک معلوم ہوتا ہے اور اسکی غرض و غایت یہ ہے کہ دنیا سے جنگ کا وجود مفقود ہو جائے ہرچند میٹریلیزم اور سائنس کے اکتشافات جدیدہ نے جنگ کو ایک مہیب صورت کے دیو کی شکل میں ظاہر کیا ہے اور اس کے خطرات کو بڑھا دیا ہے لیکن پھر بھی یورپ و امریکہ کی متمدن قوموں اور سربرآوردہ مدبروں نے تہیہ کر لیا ہے کہ وہ جنگ کے احتمالات بعیدہ کو دور کرنے کیلیے اور دنیا میں ایک مستقل امن قائم کرنیکے لیے انجمن اقوام کی بنیاد ڈالیں چنانچہ یہ انجمن قائم ہو گئی ہے اور اسکا ضابطہ بھی ضبط تحریر میں آ گیا ہے۔

ایک سرسری نظر کرنے والا انسان انجمن اقوام اور اسکے ضابطہ کی دفعات کو دیکھ کر یہ خیال کر سکتا ہے کہ یورپ اور امریکہ کے مدبرین نے دنیا میں امن و سلامتی کی روح پیدا کرنے کے لیے وہ چیز ایجاد کی ہے جو اس سے پہلے دنیا میں موجود نہ تھی مگر حقیقت یہ ہے کہ تیرہ صدیاں پیشتر رحمۃ للعلمین نے وجود کیا تھ دنیا کو وہ چیز دی گئی ہے جو اس انجمن اقوام اور اس کے ضابطہ سے بہت بڑھ کر ہے بلکہ مکمل اور واجب العمل بھی ہے اور وہ

## اسلام اور اس کا ضابطہ قرآنمجید ہے

یہ جنگ عظیم جہاں اسلام کی بہت سی صداقتوں کے ظاہر کرنے کا ذریعہ ہوا ہے۔ وہاں لیگ آف نیشنز کا وجود بھی اسلامی اصولوں کی فتح کی یادگار ہو گی۔ یہ خیال کہ انجمن اقوام دنیا سے جنگ کے وجود کو مفقود کر دیگی ایک خیال سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا البتہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ جنگ کی نوعیت کو بدل دیگی۔ جنگ جبتک انسان دنیا کے کرہ پر موجود ہے مفقود نہیں ہو سکتی۔ اس لیے کہ انسان مختلف قسم کے جذبات کی ہستی ہے جن میں سے بعض جنگ کے اجزا سے مرکب ہیں مجھکو انسانی فطرت اور فلسفہ جنگ پر بحث کرنیکی اسوقت ضرورت نہیں وہ ایک جدا مضمون ہے۔ البتہ اتنا کہونگا کہ انسان کے تمام جذبات درحقیقت اسکے اخلاقی قوی ہیں اور اُن کا صحیح استعمال ایک اعلیٰ درجہ کی اخلاقی کیفیت پیدا کر دیتا ہے۔ اسلیے جنگ جن قوتوں کے ہیجان اور جوش کا نتیجہ ہے وہ بجائے خود اخلاق فاضلہ کے مبادی ہیں اس لیے کسی صورت میں انسان کے انسان ہوتے ہوئے اور اُسکو اخلاق فاضلہ کے اکتساب کی تعلیم دیتے ہوئے ممکن نہیں کہ جنگ کا وجود دنیا سے اُٹھ جاوے۔ البتہ اسکی شکل ضرور تبدیل ہو جائیگی اور یہ بھی انسانی ہمدردی کے لیے ایک

## شاندار فتح انجمن اقوام کی ہو گی!

غرض انجمن اقوام اور اُسکے ضابطہ کے تخیل کی موجودہ صورت کو مدنظر رکھکر میں اسلام کی روشنی میں دکھانا چاہتا ہوں۔

نوع انسان کے حقیقی بھی خواہ دنیا کو لیے سراسر رحمت وجود آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرہ صدیاں پیشتر جو "اخوۃ" کی بنیاد قائم کی تھی وہ اس لیگ سے بدرجہا بہتر اور مکمل تھی۔ اس لیے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک اقوام کا سوال ہی غیر ضروری تھا۔ آپ نے مختلف اقوام بنانی ہی پسند نہیں کیں بلکہ اقوام کے تفرقوں سے نکال کر ایک ہی قوم بنا دیا اور کل دنیا کو ایک ہی شہر کی حیثیت عطا کر دی تا کہ حدود کے تنازعات اور جھگڑے پیدا نہ ہوں وہ ساری دنیا کو خدا تعالیٰ کی مخلوق کے مقام پر کھڑا کر کے ایک ہی نظر سے دیکھنے کی ہدایت فرماتے آپکی تعلیم کا خلاصہ اور مغز یہی تھا کہ عبادت کے لیے ایک ہی خدا ہے اور تمام انسان ایک ہی سلسلہ اخوۃ کی زنجیر ہیں"

اسلام نے ملک ۔ رنگ اور ذات کے تفرقہ کو سب سے اول مٹا دیا اور جب تمام انسانوں کو ایک ہی سطح پر لا کر کھڑا کر دیا تو پھر اختلاف کیسا اور جھگڑا کیسا ؟

اسطرح پر انجمن اقوام کی بجائے اخوۃ عامہ اور امن عامہ کی بنیاد آپنے رکھی اسوقت مسلمان اگر متفقہ قوت کیسا تھ اپنی عملی زندگی میں اسلامی روح لیکر اُٹھ کھڑے ہوں اور خواب غفلت سے بیدار ہوں تو بجائے اس چیخ و پکار کے کہ انجمن اقوام میں ہماری نمائندگی نہیں ہو رہی میں یقین کرتا ہوں کہ انجمن اقوام اور اس کے محرکین اسلام کی شاندار سکیم کے سامنے سجدہ کے لیے گر جائیں لیکن ہماری حالت یہ ہے کہ ہم اسلام کے برکات سے متمتع نہیں ہم میں اسلامی روح کی حقیقت اور تاثیر کا کوئی پرتو پایا نہیں جاتا اور مغز کو چھوڑ کر محض چھلکے پر قناعت کر کے ہم شور مچا رہے ہیں کہ ہمارے حقوق کی حفاظت کرو ۔ اسلام کے اندر یہ روح ہی نہیں کہ وہ دست سوال دراز کرے وہ دوسروں کو دینے کے لیے آیا ہے مانگنے کے نہیں آیا اسلامی حقیقت جب انسان کے اندر پیدا ہو جاتی ہے تو وہ اسے نیچے کیطرف نہیں بلکہ اوپر کیطرف لیجاتی ہے جیسا کہ فرمایا

**انتم الاعلون ان کنتم مومنین**

جسکا مطلب اور مفہوم یہ کہ تم ہی اعلیٰ مقام پر ہو ہاں اسکیلیئے لازمی چیز ہے کہ تم مومن ہو ۔

پس اسلامی حقیقت اپنے اندر پیدا کرنا ہی ساری کامیابیوں کی کلید ہے ۔ مسلمانوں کی تمام انجمنیں اور ان کے تمام لیڈر اسطرف توجہ کریں اسلام کا غلبہ اور اسکی شوکت و جلال کا اظہار ہو کر رہیگا یہ مقدر ہے دنیا میں اسلام کا جو حشر ہونیوالا ہے وہ معمولی نہیں بلکہ بہت ہی شاندار ہے لیکن اسکے خیر مقدم کے لیے ہمیں جس چیز کی ضرورت ہے وہ ایک ہی ہے

**حقیقت اسلامیہ کو پیدا کرنا !**

اگر دنیا میں حقیقت اسلامی پیدا کرنیکے لیے متفقہ قوت کوشش عمل میں آئے تو اخوۃ اسلامیہ کی رو وہ تاثیر پیدا کر سکتی ہے جو افواج اور اسلحہ جنگ سے ممکن نہیں ضرورت ہے

## تسخیر قلوب کی

دنیا اور اسکے پرستاروں کو تسخیر ممالک مبارک ہو وہ حدود کے تنازعات طے کرتے رہیں لیکن تم اس حقیقت کو پھیلاؤ جو حدود اور ممالک کے مقامات سے بلند تر ہے جہاں ایک ہی ملک اور ایک ہی قوم ہے ۔ یہ ہے وہ یونی ورسلزم جسکی بنیاد دنیا کے سب سے بڑے اور عظیم الشان مصلح اور نجات دہندہ نے وادی غیر ذی زرع میں رکھی تھی ۔ اور پھر بنیاد اس ملک اس قوم میں رکھی جو صدہا قبائل پر منقسم تھا جہاں جنگ کی آگ بجھتی ہی نہ تھی ۔ اور جنگی لڑائیاں آنی نہ ہوتی تھیں بلکہ جنکا سلسلہ نسلاً بعد نسلٍ اور سالہا سال تک چلا جاتا تھا ۔ اس اصلی اور صحیح تعلیم نے اس آگ کو سرد کر دیا !

اسوقت دنیا کی حالت حاضرہ کا معائنہ تاریخ کے اوراق میں کرو تو معلوم ہوگا کہ عربوں میں اصلاح اور ایسی اصلاح جو روحانی جنگ جو قوم میں امن اور سلامتی پیدا کر دے انسانی طاقت کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ **ایک درخشاں معجزہ ہے** جو اپنی صداقت سے ہمیشہ دنیا میں منور رہتا ہے گا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام اور کلام پر غور کرو اور اسے موجودہ انجمن اقوام کی ہستی میں مطالعہ کرو تو بے اختیار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا پڑیگا کہ آپنے وہ کام کیا ہے جسکی نظیر نہیں مل سکتی + آج مختلف قوموں کے نمائندوں کی تعداد و طاقت پر سوالات اُٹھ رہے ہیں اور مختلف قسم کی رائے زنیاں انجمن اقوام کے اصول تامیسے پر ہو رہی ہیں لیکن اگر وہ انجمن جو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے **اخوۃ عامہ** کے رنگ میں قایم کی قایم کرنے میں تم کامیاب ہو جاؤ تو پھر

**کل دنیا کے قلوب تمھارے ہیں**

تھوڑی دیر کے لیے ممکن ہے کہ **واقعات حاضرہ** کی رو اس لہر کے سمجھنے میں روک ہو جاوے اور یہ خیال کر لیا جاوے کہ میں مسلمانوں کے خیالات اور جذبات کی اس لہر کو جو اسلامی ہند میں اُٹھ رہی ہے کسی دوسری طرف لیجا رہا ہوں ۔ مگر نہیں میں چاہتا ہوں

# کابل میں احمدیت

Digitized by Khilafat Library

دسمبر گذشتہ سے کابل کے احمدیوں کی پوزیشن کا سوال ہمارے لاہوری احباب نے چھیڑ دیا ہے اور انکی موجودہ مذہبی حالت کے متعلق ظاہر کیا ہے کہ وہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے گویا اسی طرح الگ ہو گئے ہیں جس طرح لاہوری حضرات - نیز یہ کہ کابل میں احمدیوں سے کوئی تعرض نہیں کیا جاتا ہم قلم الفضل اسپر بسط سے بحث کر چکا ہے مگر میں صرف کابل میں احمدیت کی موجودہ حالت پر لکھوں گا -

یہ امر روز روشن کیطرح ظاہر ہو چکا ہے کہ کابل میں احمدیت کا اعلان واظہار اپنی موت کے فتویٰ پر دستخط کرنے کا مترادف ہے یہ صرف اور صرف انگریزی حکومت ہے جہاں ہم مذہبی معتقدات کو آزادی کیساتھ ظاہر کرسکتے ہیں اور حکومت کی طرف سے کوئی تعرض نہیں کیا جاتا اسلامی حکومتوں میں جنکا اب ایک طرح پر تو خاتمہ ہی ہو گیا ہے یہ آزادی نہیں اور کابل میں تو سب سے زیادہ مخالفت اور عداوت ہے ہمارے دشمن ابتک کابل میں جاکر تبلیغ کا چیلنج ہمیں دیتے رہتے ہیں اس لیے کہ وہ جانتے ہیں حکومت ہمارے ساتھ کیا سلوک کرے گی - احمدیوں کو جو تکالیف کابل میں دی جاتی رہی ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں صاحبزادہ عبد اللطیف کی شہادت کے بعد ان تکالیف کا سلسلہ ختم نہیں ہوا انکے عیال واطفال کو سخت مصائب میں ڈالا گیا اور انکے بچے ابتک بھی ماخوذ ہیں ان حالات میں کون کہہ سکتا ہے کہ وہاں احمدیت سے تعرض نہیں ریاست کابل نے خدا تعالیٰ کے اس قائم کردہ سلسلہ کی جو مخالفت کی ہے اور جو اور کمینگی پیدا کی ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں مسلمانوں نے خدا کی اس نعمت کی قدر نہ کی اور جب ہمیں ان اندازی نشانات کا ذکر کرتے ہیں جو خدا تعالیٰ کے مامور کے انکار اور اسکے ساتھ بغض وعناد کا نتیجہ ہیں تو ہم پر ہنسی کی جاتی ہے اور ہمیں دنیا کے مصائب پر خوش ہونیوالے قرار دیا جاتا ہے لیکن یہ ایک ثابت شدہ صداقت ہے کہ خدا کے ایک مامور کی مخالفت اور انکار کبھی اچھے نتائج پیدا نہیں کرتا خواہ دیر کچھ بعد

پیدا ہوں ۔ ریاست کابل کے متعلق جو پیشگوئی ہے وہ اٹل ہے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کس رنگ کے عذاب کیصورت میں پوری ہوگی لیکن ہم یہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ وقت دور نہیں کہ خدا تعالیٰ کے غضب کے فرشتے نازل ہوں اور دنیا پر اس حقیقت کو آشکار کر دیں جسکو موت کے خوف سے دبانیکی کوشش کی گئی ہے مینے مرحوم صاحبزادہ عبد اللطیف کی شہادت پر بعنوان خون کے عنوان سے ایک آرٹیکل لکھا تھا اور بتایا تھا کہ کابل کی سنگلاخ زمین پر یہ **خون کا اشتہار تبلیغ** کے لیے ایک ذریعہ ہو گا صاحبزادہ عبد اللطیف شہید ہو گیا مخلص احمدیوں کو دکھ دیئے جاتے ہیں لیکن ان کا صبر اور رضا بالقضا آخر اپنا اثر پیدا کیے بغیر نہیں رہے گی کابل میں احمدیت کے نور کا انتشار ہو کر رہے گا اور خدا تعالیٰ ان تمام روکوں کو جو اسکی راہ میں ہیں بالآخر اٹھا دیگا اور دنیا پر کھل جائیگا کہ **حق کو کوئی چیز روک نہیں سکتی** ہاں یہ ضرور ہے کہ حق کی مخالفت ہو اور اسکو کچلنے اور دبانے کے لیے ہر ممکن کوشش ہو کیونکہ ان مخالفتوں میں اسکی کامیابی اور درخشانی ایک **معجزہ** ہوتی ہے اور وہ پہاڑ جو اسکی راہ میں روک ہوتے ہیں ریزہ ریزہ کرکے اڑا دیئے جاتے ہیں کابل کی مخالفت ہمارا کچھ بگاڑ نہیں سکتی - بلکہ اشاعت حق کے لیے خدا کے اس فضل کو قریب کرے گی جو وہ اسکی **قہری تجلیوں** میں مخفی ہوتا ہے - فانتظروا انی معکم من المنتظرین

## امیر کابل مارا گیا!

ابھی کابل میں احمدیت والے مضمون کی سیاہی بھی خشک نہ ہوئی تھی کہ ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خاں کے قتل کی خبر موصول ہوئی جس کے متعلق مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا گیا ہے -

دہلی ۲۴ فروری - مندرجہ ذیل اعلان شائع کیا گیا ہے ہز ایکسلنسی وائسرائے کو آج نائب السلطنت نصر اللہ خاں کی طرف سے ایک خط موصول ہوا ہے جس میں اپنے بھائی ہز مجسٹی حبیب اللہ خاں سراج الملت والدین امیر افغانستان کے قتل کی خبر دی ہے جو ۲۰ فروری کو جلال آباد کے قریب ایک نامعلوم قاتل کے ہاتھوں سے ہوا - نیز اس خط میں اعلان کیا گیا ہے کہ انھیں (یعنی امیر نصر اللہ خاں صاحب) مرحوم امیر کے بیٹوں اور لوگوں کے قائم مقاموں نے افغانستان کا امیر تسلیم کر لیا ہے - اور امید ظاہر کی ہے کہ افغان گورنمنٹ اور برطانوی گورنمنٹ کے درمیان دوستانہ تعلقات بدستور جاری رہیں گے اور انھیں اور زیادہ مضبوط کیا جائیگا - ہز ایکسلنسی نے حکم صادر کیا ہے کہ مرحوم امیر کے اعزاز میں جنھوں نے اپنے تمام عہد حکومت میں اپنے آپ کو برٹش گورنمنٹ کا دوست ثابت کیا تھا تمام سرکاری دفاتر ۲۸ فروری کو بروز جمعہ بند رہیں اور تمام جھنڈے نصف بلندی پر کھڑے کیے جائیں +

# اُسوۂ حسنہ

Digitized by Khilafat Library

خدا کے فضل و کرم سے انشاء اللہ العزیز مستقل طور پر الحکم میں آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگیوں کے اہم واقعات اور حالات جو انسانی زندگی پر کسی ایک یا دوسرے پہلو سے موثر ہو سکتے ہیں درج ہوا کرینگے وباللہ توفیق

## عزم و استقلال کی روحانی یادگار۔

اسلام کو حفاظت خود اختیاری اور انسداد فساد و رفع شر کے لیے جو لڑائیاں لڑنی پڑی ہیں انمیں انسانی اخلاق کی تکمیل کے لیے بیش قیمت ہدایات اور غیر فانی سبق ہیں۔ ایک مرتبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فوج کے دس دستہ روانہ کیے عاصم بن ثابت انصاری انکے امیر تھے جب یہ گروہ مقام ہراۃ میں پہنچے تو قبیلہ بنو لحیان کو ان کا پتہ مل گیا اور اُنھوں نے دو سو تیر انداز اُنکے پیچھے روانہ کر دیئے جب عاصم نے دشمنوں کا مسلح گروہ کو دیکھا تو پہاڑ پر چڑھ گئے دشمنوں نے محاصرہ کر لیا۔ اور امان دیکر پہاڑ سے اترنے کی خواہش کی لیکن عاصم نے کہا

میں کسی کافر کی امان سے فائدہ اُٹھانا نہیں چاہتا!

اس پر ان لوگوں نے تیر ونکی بارش کر کے سات آدمیوں کو شہید کر دیا مگر فوج کے تین دستہ عہد و میثاق لیکر اُتر آئے انمیں حبیب انصاری اور ابن دثنہ بھی تھے کفاروں نے کمانوں کی زہ اتار لی اور اس سے ان لوگونکو باندھ لیا انکے ساتھ ایک تیسرا شخص بھی تھا اس نے کہا کہ

یہ پہلی عہد شکنی ہے جس سے مجھے قتل و خون کی بو آتی ہے میں انکے ساتھ نہیں جا سکتا +

انھوں نے جبراً لیجانا چاہا مگر اس نے انکار کر دیا آخر شہید ہو گیا حبیب اور ابن دثنہ کو ساتھ لیگئے اور مکہ میں غلام بنا کر بیچ دیا۔ قبیلہ بنو حارث ابن عامر نے حبیب کو خرید لیا اور چونکہ یہ وہی حبیب ہیں جنھوں نے غزوہ بدر میں حارث بن عامر کو قتل کیا تھا اسلیے اُنھوں نے اس خون کا انتقام لینا چاہا اور انکو حرم سے باہر قتل کے لیے لیگئے۔ کیونکہ دارالامن میں قتل ناجائز تھا۔

لیکن حضرت حبیب کے عزم و استقلال نے شہادت کیوقت ایک روحانی یادگار قائم کر دی۔ اُنھوں نے دشمنوں سے دو رکعت نماز کی اجازت چاہی اجازت ملنے پر نہایت سکون و اطمینان کے ساتھ نماز ادا کی اور کہا کہ

اگر تم لوگ اسکو جزع فزع کے لیت و لعل پر محمول کرتے اور یہ بدگمانی نہ ہوتی کہ میں موت کے وقت میں تاخیر ڈالنے کیلیے بہانہ کرتا ہوں تو میں نماز کو اور زیادہ طول دیتا اور بہت دیر تک مولیٰ کے حضور رہتا۔

اور اسکے بعد دو شعر پڑھے جنکا مطلب یہ ہے کہ جبکہ میں مسلمان ہونے کی حالت میں قتل کیا جاتا ہوں تو مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ

خدا کی راہ میں کس پہلو پر جان دونگا

میرا قتل صرف خدا کی راہ میں ہے اور اگر وہ چاہے تو کاٹے ہوئے جوڑوں میں برکت دے سکتا ہے کفار نے انکو نہایت بیدردی کے ساتھ قتل کیا۔ حبیب کی موت لا تموتن الا وانتم مسلمون کی غیر فانی شہادت ہے اور عزم و استقلال کی اسٹ نظیر۔ اور ابتلائے عظیم میں بھی رو بخدا ہونے کی زبردست شہادت یہ روح یہ قوت جب کسی قوم کے افراد میں پیدا ہو جائے وہ قوم دنیا میں کامیاب ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی ۔

## قوی اور کمزور

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ "جو تم میں کمزور ہے جبتک میں اسکے لیے حق نہ لیلوں میرے نزدیک وہ تم سب میں قوی ہے اور جو تم میں قوی ہے جبتک میں اس سے دوسروں کا حق نہ لیلوں میرے نزدیک تم سب میں کمزور ہے"

قوی اور کمزور کی جو تصریح حضرت خلیفہ صادق صدیق اکبرؓ نے فرمائی وہ ہمیں ہدایت کرتی ہے کہ کمزوروں کے حقوق کی حفاظت کریں۔ اور زبردستوں سے اُن کے حقوق دلانے میں سعی کریں؟

## حق الیقین!!
## کی نسبت حضرت فضل عمرؓ کی رائے

میں نے "حق الیقین" کی نسبت کسی لمبے چوڑے الفاظ میں اشتہار کو پسند نہیں کیا بلکہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی رائے مبارک ہی کو چھاپ دینا پسند کرتا ہوں امید کہ احباب اسکی قدر کریں گے (بسمل) آپ فرماتے ہیں۔

میں نے مولوی عبید اللہ صاحب کی کتاب حق الیقین کا مطالعہ کیا ہے اور اسے نہایت مفید پایا ہے مسئلہ نبوت کے متعلق اسوقت جو کچھ اختلاف احمدیوں اور غیر احمدیوں میں ہے یا جو اختلاف کہ اسوقت بعض احمدی احمدی کہلانیوالے ہم سے رکھتے ہیں اسکے متعلق مولوی صاحب نے نہایت ہی بسط سے بحث کی ہے اور خوب کی ہے۔ اور کئی نئے دلائل اس میں درج کیے ہیں۔ میں امید کرتا ہوں اس کتاب کی اشاعت صداقت پسند طبائع کے لیے بہت مفید ہوگی ہماری جماعت کے احباب کو چاہیئے کہ جہاں تک ہوسکے اس کتاب کی اشاعت میں سعی کریں تاکہ متلاشیان حق کو اس سے فائدہ اُٹھانے کا موقع ملے ✦

اللہ تعالیٰ مولوی صاحب کو انکی محنت اور کوشش کے بدلے میں جزائے نیک عطا فرمائے۔ اور اس کے اچھے سے ثمرات عطا فرماوے ✦

**خاکسار مرزا محمود احمد**

## دفتر الحکم کی نئی مطبوعات

مندرجہ ذیل کتابیں دفتر الحکم میں زیر طبع ہیں چند روز میں شائع ہوجائیں گی احباب کو چاہیئے کہ جلد درخواست بھیجدیں

**اقوال الفصیح** حضرت مخدوم الملۃ مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کے ملفوظات کے سلسلہ میں دوسرا نمبر جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر نہایت لطیف استدلال ہے اور اسی میں پیشگوئیوں کی حقیقت پر نئے انداز سے گفتگو کی ہے پہلی مرتبہ یہ کتاب آج سے ۱۹ برس پیشتر چھپکر مفت شائع ہوئی تھی اب صرف ۴۰۰ کاپیاں چھاپی گئی ہیں اور ۴ر فی کاپی قیمت ہے۔ ۴ احباب اگر چاہیں تو اس مفید کتاب کو مفت شائع کرسکتے ہیں۔ تبلیغ اور سلسلہ کیلیے بہت مفید ہے ✦

Digitized by Khilafat Library

**مکتوبات احمدیہ جلد چہارم** اس جلد میں سلسلہ کے نہایت معاندار اور تلخ دشمن مولوی محمد حسین بٹالوی کے نام کے خطوط درج ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آج سے اٹھارہ[۱۸] اُنیس[۱۹] برس پہلے لکھے تھے اُن مکتوبات کے پڑھنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے خود حضرت مسیح موعودؑ کا کلام ہے۔ مکتوبات کی اس جلد میں بطور ضمیمہ مولوی محمد حسین کی دو مختلف حالتوں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ زمانہ براہین احمدیہ میں اسکے اخلاص اور ریویو اور عہد ظہور عیسویت و مہدویت میں مخالفت کا۔ یہ کتاب بھی خاص طور پر قابل اشاعت ہے قیمت فی جلد ۸ر

## تہذیب!

یہ چھوٹا رسالہ بچوں کے لیے لکھا گیا ہے جسمیں اخلاق و آداب کے سلسلہ طہارت اور بعض روزمرہ کی دعاؤں کی حقیقت بیان کی گئی ہے ہر گھر اور ہر بچہ کے ہاتھوں میں ہونا ضروری ہے قیمت ۱/

(انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر کے زیر اہتمام طبع ہو کر شائع ہوا)